السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

وَأَمَّا "خَوَاصُّ النَّاسِ" فَقَدْ يَعْلَمُونَ عَوَاقِبَ أَقْوَامٍ بِمَا كَشَفَ اللَّهُ لَهُمْ لَكِنَّ هَذَا لَيْسَ مِمَّنْ يَجِبُ التَّصْدِيقُ الْعَامُّ بِهِ فَإِنَّ كَثِيرًا مِمَّنْ يُظَنُّ بِهِ أَنَّهُ حَصَلَ لَهُ هَذَا الْكَشْفُ يَكُونُ ظَانًّا فِي ذَلِكَ ظَنًّا لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا وَأَهْلُ الْمُكَاشَفَاتِ وَالْمُخَاطَبَاتِ يُصِيبُونَ تَارَةً؛ وَيُخْطِئُونَ أُخْرَى؛ كَأَهْلِ النَّظَرِ وَالِاسْتِدْلَالِ فِي مَوَارِدِ الِاجْتِهَادِ؛ وَلِهَذَا وَجَبَ عَلَيْهِمْ جَمِيعِهِمْ أَنْ يَعْتَصِمُوا بِكِتَابِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْ يَزِنُوا مَوَاجِيدَهُمْ وَمُشَاهَدَتَهُمْ وَآرَاءَهُمْ وَمَعْقُولَاتِهِمْ بِكِتَابِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ؛ وَلَا يَكْتَفُوا بِمُجَرَّدِ ذَلِكَ؛ فَإِنَّ سَيِّدَ الْمُحَدَّثِينَ وَالْمُخَاطَبِينَ الْمُلْهَمِينَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ هُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ؛ وَقَدْ كَانَتْ تَقَعُ لَهُ وَقَائِعُ فَيَرُدُّهَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ صِدِّيقُهُ التَّابِعُ لَهُ الْآخِذُ عَنْهُ الَّذِي هُوَ أَكْمَلُ مِنَ الْمُحَدَّثِ الَّذِي يُحَدِّثُهُ قَلْبُهُ عَنْ رَبِّهِ وَلِهَذَا وَجَبَ عَلَى جَمِيعِ الْخَلْقِ اتِّبَاعُ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ [مجموع الفتاوی]

المؤلف : تقی الدین أبو العباس أحمد بن عبد الحلیم بن تیمیة الحرانی (المتوفی : 728ھ)

المحقق : عبد الرحمن بن محمد بن قاسم

الناشر : مجمع الملک فهد لطباعة المصحف الشریف، المدینة النبویة، المملکة العربیة السعودیة

عام النشر : 1416ھ/1995م۔

مذکورہ عبارت سے کیا کشف ہونا ثابت ہوتا ہے؟ کیا بعض لوگوں کو کشف ہوتا ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

درج ذیل عبارت میں امام ابن تیمیہ نے کشف کے وجود کے اثبات کے ساتھ ساتھ اس کے غیر شرعی ہونے پر استدلال کیا ہے۔ کشف کسی کو بھی ہوسکتا ہے، لیکن وہ شرعی احکام کے استنباط میں اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ شریعت مطہرہ کامل واکمل ہے، کسی کے کشف کی بنیاد پر اس میں تبدیلی نہیں کی جا سکتی ہے۔ کیونکہ کشف رحمانی بھی ہوسکتا ہے اور شیطانی بھی۔

سعودی عرب کے معروف عالم دین شیخ صالح المنجد ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

اول :

آدمی کو جو کشف ہوتا ہے اس کی متعدد انواع ہیں۔

ایک تو کشف نفسانی ہے جو کہ کافر اور مسلمان کے درمیان مشترک ہے، اور اس میں کشف رحمانی بھی ہے جو کہ وحی اور شرع کے طریقے سے ہوتا ہے، اور اس میں سے کچھ شیطانی ہے جو کہ جنوں کے ذریعے ہوتا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں :

ہم اس بات کا انکار نہیں کرتے کہ نفس کو بیداری یا نیند کی حالت میں کچھ نہ کچھ کشف ہوتا ہے جس کا سبب بدن کے ساتھ قلیل سا تعلق یا تو بطور ریاضت یا اس کے بغیر ہے، اور یہی وہ کشف نفسانی ہے جو کشف کی انواع میں سے پہلی نوع ہے۔

لیکن عقلی اور شرعی دلائل سے جنوں کا ثبوت ملتا ہے، اور وہ جن لوگوں کو غائب اشیاء کی خبریں دیتے ہیں جیسا کہ بعض کاہنوں اور جن پر مرگی کے دوروں کا اثر یا پھر جنوں کا سایہ ہوتا ہے، اور ان کے علاوہ دوسروں پر بھی۔

لیکن یہاں پر بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اس بات کا علم ہو جائے کہ ایسے امور کا وجود پایا جاتا ہے جو کہ اس عقل سے منفصل اور علاوہ ہے جیسا کہ جن جو کہ بہت سارے کاہنوں اور نجومیوں کو خبریں دیتے ہیں، اور یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس کا علم بالضرورۃ ہر اس شخص کو ہوتا ہے جو کہ اس سے متعلق رہا ہو یا پھر اس تک خبر پہنچنے پر اسے علم ہوتا ہے، اور ہم نے بھی اسے کئی ایک دفعہ بالاضطرار جانا ہے، تو یہ مکاشفہ اور غیب کی خبریں مکاشفہ غیر نفسانی ہے جو کہ مکاشفہ کی دوسری نوع بنتی ہے۔

اور تیسری قسم یہ ہے کہ : جس کی خبر فرشتے دیتے ہیں اور یہ قسم سب سے اعلی ہے جس پر بہت سے عقلی اور سمعی دلائل موجود ہیں، تو غیب شدہ اشیاء کی خبریں یا تو نفسانی اسباب اور یا پھر خبیث اور شیطانی اسباب اور غیر شیطانی اور یا پھر ملکی اسباب کی بنا پر ہوں گی۔ الصفدیۃ (187-189)۔

اور ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کا بیان ہے :

کشف جزئی مومن اور کافر نیک اور فاجروں کے درمیان مشترک ہے، جیسا کہ کسی کے گھر میں جو کچھ یا جو اس کے ہاتھ میں یا جو اس کے کپڑوں کے نیچے یا پھر اس کی بیوی کا حمل مذکر و مونث بن جانے کے بعد اور جو کچھ دیکھنے والے سے دور رہنے والے کے حالات غائب ہیں وغیرہ کا اس کا کشف ہوتا ہے۔

تو یہ سب کچھ بعض اوقات تو شیطان کی طرف سے اور بعض اوقات نفس کی جانب سے ہوتا ہے، اور اسی لئے اس کا وقوع کفار سے بھی ہوتا ہے مثلا عیسائی اور اسی طرح آگ اور صلیب کے پجاری، اور اسی طرح ابن صیاد نے بھی جو کچھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے چھپایا تھا اسے کشف کر دیا تھا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ (تو کاہنوں اور نجومیوں کا بھائی ہے) تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کشف کو کاہنوں اور نجومیوں کا کشف ہی قرار دیا نہ کہ اس کی قدر کی۔

اور اسی طرح مسیلمہ کذاب جو کہ بہت بڑا کافر ہونے کے باوجود اپنے پیر کاروں کا مکاشفہ کیا کرتا اور انہیں یہ بتایا کرتا تھا کہ انہوں نے اپنے گھر میں کیا کیا اور اپنے گھر والوں کو کیا کہا ہے، یہ سب کچھ اسے اس کا شیطان اسے بتایا کرتا تھا تاکہ لوگوں کو گمراہ کرے۔

اور اسی طرح اسود عنسی اور حارث متنبی دمشقی جس نے عبدالملک بن مروان کے دور حکومت میں نبوت کا دعوی کیا اور اسی طرح کہ وہ لوگ جن کا اللہ تعالی کے علاوہ کوئی اور شمار نہیں کر سکتا، اور ہم اور دوسروں نے بھی ان میں سے ایک جماعت کو دیکھا، اور لوگوں نے بھی رھبانوں اور صلیب کے پجاریوں کے کشف کا مشاہدہ کیا ہے جو کہ ایک معروف بات ہے۔

اور کشف رحمانی یہ ہے، جس طرح کہ ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ کو یہ کہا کہ ان کی بیوی کو بچی حمل ہے، اور اسی طرح عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا کشف جب کہ انہوں نے یا ساریۃ الجبل کہا تھا یعنی اے ساریہ پہاڑ کی طرف دھیان دو، تو یہ اللہ رحمن کے اولیاء کے کشف میں سے ہے۔ مدارج السالکین (3/227-228)

دوم :

عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ جو واقعہ ہوا وہ ثابت اور صحیح ہے، نافع بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک لشکر پر ساریہ نامی شخص کو امیر بنایا، عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہما خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اچانک کہنے لگے "اے ساریہ پہاڑ، اے ساریہ پہاڑ" تو انہوں نے ایسا پایا کہ جمعہ کے دن اسی وقت ساریہ نے پہاڑ کی جانب حملہ کیا تھا حالانکہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہما اور ساریہ کے درمیان ایک مہینہ کی مسافت تھی۔

مسند احمد فضائل صحابہ (269/1) اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے سلسلۃ الصحیحۃ میں صحیح کہا ہے (1110)

تو یہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہما کی کرامت ہے یا تو الہام اور آواز کا پہنچنا - یہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کی رائے ہے - یا پھر کشف نفسانی اور آواز کا پہنچنا - اس پر شیخ البانی رحمہ اللہ کی کلام آگے آئے گی - تو دونوں حالتوں میں بلاشک وشبہ یہ کرامت ہے۔

سوم :

اور جو کچھ صوفیوں کے ساتھ ہوتا ہے وہ کشف رحمانی نہیں بلکہ یا تو وہ کشف نفسانی ہے جس میں کفار بھی شریک ہیں، اور یا پھر شیطانی ہے اور یہی شیطانی کشف زیادہ اور غالب ہے۔

بات یہ ہے کہ کشف رحمانی تو ان اولیاء اللہ کو حاصل ہوتا ہے جو کہ اللہ تعالی کی شریعت پر چلتے اور اس کی تعظیم کرتے ہیں، اور صوفیوں کا حال سب کے علم میں ہے کہ وہ اس طرح نہیں ہیں، اور جو کچھ عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ واقع ہوا اگر اسے کشف کا نام دینا صحیح ہے تو وہ کشف رحمانی ہے۔

شیخ البانی رحمہ اللہ تعالی عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہما کے حادثہ کے متعلق کہتے ہیں :

اور اس میں تو کوئی شک وشبہ نہیں کہ نداۓ مذکور اللہ تعالی کی طرف سے عمر رضی اللہ تعالی کو الہام تھا، اور اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں کیونکہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ محدث ہیں جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، لیکن اس کا یہ معنی نہیں کہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے لئے لشکر کی حالت کا کشف کیا گیا اور انہوں نے اسے اپنی آنکھوں سے دیکھا، تو اس سے صوفیوں کا ان کے گمان کے مطابق اولیاء کے لئے کشف پر استدلال کرنا اور دلوں میں جو کچھ ہے اس پر اطلاع پانے پر استدلال کرنا باطل بلکہ ابطل ہے، یہ باطل کیوں نہ ہو اس لئے کہ علم غیب اللہ تعالی کی صفات میں سے ہے اور سینہ کے بھیدوں پر بھی وہ اللہ تعالی ہی مطلع ہے۔

مجھے معلوم نہیں کہ یہ لوگ کیسے اس زعم باطل کا شکار ہیں حالانکہ اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے :

{ وہ غیب کا جاننے والا ہے اور اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا، سوائے اس اس رسول کے جسے وہ پسند کرلے } الجن (26-27)

تو کیا ان کا یہ اعتقاد ہے کہ یہ اولیاء اللہ تعالی کے رسول ہیں، حتی کہ یہ کہا جاسکے کہ اللہ تعالی کے مطلع کرنے پر انہیں علم غیب کی اطلاع ہوتی ہے؟ اے اللہ تعالی تو اس بہتان عظیم سے منزہ اور بلند ہے۔۔۔

تو یہ قصہ ثابت اور صحیح ہے، اور ایک ایسی کرامت ہے جس سے اللہ تعالی نے نواز کر عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی عزت سے نوازا، لیکن اس میں وہ چیز نہیں جس کا صوفی لوگ دعوی کرتے ہیں کہ علم غیب پر اطلاع ہے بلکہ یہ تو (شرعی عرف کے اعتبار سے) ایک الہام ہے، یا پھر عصر حاظر میں (دل میں پیدا ہونے والا) جو کہ معصوم نہیں، بعض اوقات تو صحیح ہو سکتا ہے جیسا کہ اس واقع میں ہے، اور بعض اوقات یہ غلط بھی ہو سکتا ہے جیسا کہ انسان پر غالب اوقات میں ہوتا ہے۔

تو اس لئے یہ ضروری ہے کہ ہر ولی شریعت اسلامیہ کی اپنے اقوال وافعال میں پیروی کرے، اور اس بات سے پرہیز کرے کہ وہ شریعت کے مخالف کوئی بھی کام نہ کرے کیونکہ اس مخالفت سے وہ اس ولایت سے خارج

ہوجائے گا جس کی صفت اللہ تعالی نے اپنے اس فرمان میں بیان فرمائی ہے :

{ یادرکھو اللہ تعالی کے ولیوں پر نہ تو کوئی اندیشہ ہے اور نہ ہی وہ غمگین ہوتے ہیں ، یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور (برائیوں سے) پرہیز کرتے ہیں } یونس (63)

اور کسی نے کتنا ہی اچھا کہا ہے کہ :

جب آپ یہ دیکھیں کہ کوئی شخص ہوا میں اڑرہا اور سمندر میں پانی پر چل رہا ہے اور وہ شریعت کی حدود کا خیال نہیں رکھتا تو بیشک وہ فریبی دھوکہ باز اور بدعتی ہے ۔ سلسلۃ احادیث صحیحۃ (3/102-103)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتوی کمیٹی

محدث فتوی